(EDITORIAL) اداریہ

ستم بردوش

ستمبر کا ہمارا شمارہ 'ستم' بردوش ہے۔ کیا کہیں، کیسے کہیں! ہائے ستم! گذشتہ ۲۱ر رمضان کو لکھنؤ میں (پر) ستم ہو گیا۔ لکھنؤ کی تہذیب پر ستم، اس کی تاریخی امن دوستی اور صلح پسندی پر ستم، اس کی روایتی شرافت پر ستم، ادب پر ستم، اتحاد بین المسلمین پر ستم، انسانیت پر ستم! سب سے بڑھ کر ستم تو یہ ہے کہ بظاہر روزہ داروں کے پتھراؤ، لوٹ مار اور دنگے کے نشانے پر روزہ دار ہی تھے۔ (ہمیں بتایا جاتا ہے کہ روزہ صرف منھ کا یعنی 'زبانی' نہیں ہوتا بلکہ ہاتھ پیر، سارے اعضائے بدن کا ہوتا ہے۔) کیا یہ 'روزہ' کا عملی مظاہرہ تھا؟ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں ہی روزہ دار۔ عجیب بات ہے، یہ بات زمان و مکان میں محدود نہیں۔ تاریخ اس سے خالی نہیں، اور آج دنیا جہان میں بین الاقوامی /International وسیع پیانہ پر یہ بات عام ہے جہاں روزہ دار نمازی، روزہ دار نمازی پر (انفرادی ہی نہیں اجتماعی طور پر) ستم ڈھا رہا ہے۔ مصر ہو یا بحرین، افغانستان ہو یا پاکستان، عراق ہو یا شام یا لبنان، جدھر دیکھئے یہی بات ہے۔ پتہ نہیں یہ کوئی بین الاقوامی چلن ہے یا چال۔۔۔ جس سے مسلمان چال چلن چل چلاؤ ہو چلا ہے۔ یہ فتور ہے، فال بد ضرور ہے اور انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ اگر ہمارے کانوں پر جوں رینگتی بھی ہے تو زیادہ سے زیادہ ہم شیطان، اور 'دشمنان اسلام' کا ہوّا کھڑا کر دیتے ہیں۔ اس سے ہمارے پر پرواز شل ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ظاہر ہے شل پروں کے ساتھ فکر بھی مفلوج ہو جایا کرتی ہے اور منفی سوچ کی طرف مڑ جاتی ہے۔ منفی سوچ کہیں کا نہیں رکھتی۔ اس منفی سوچ سے الگ ہٹ کر بھی کچھ سوچئے۔ سوچئے، آج دنیا (کم از کم سوچ کی حد تک) عالمی گاؤں/Global Village کی طرف بڑھ رہی ہے، یعنی سمٹتی جا رہی ہے۔ ایک ہم مسلمان ہیں کہ بکھرنے پر اتارو ہیں، تفرقہ اندازی پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کیا ہمیں اسلام میں کہیں سے تفرقہ کی پٹ دکھائی دیتی ہے۔ نماز ایک رخ کر کے ایک صف میں محمود و ایاز کو کھڑا کر دیتی ہے۔ روزہ اور حج سراپا خالی ہم آہنگی تک پہنچا دیتے ہیں، زکوٰۃ معاشی افتراق کو بڑی خاموشی سے ختم کرتی ہے ایسے میں 'فرقہ بازی' کا کھیل کب، کیسے اور کہاں سے شروع ہو جاتا ہے، سوچئے۔

سوچئے ایسا ریکارڈ توڑ مظاہرۂ ستم کربلا میں ہوا جو پوری پوری سرکاری سرپرستی میں سرکاری طور پر ہوا اور مسلح۔ لیکن مظلوم کربلا اور ان کے پیغام رسانوں نے اسے تفرقہ اندازی (جس کا پورا پورا سجا سجایا موقع تھا) کے بجائے اتحاد انسانیت کا مشن بنا دیا کیسے۔ سوچئے۔ اسی کربلا کی یاد میں اپنے اس شمارہ میں ہم 'زیارت ناحیہ' کا گوشہ دے رہے ہیں۔

دیکھئے ایسی دوسری زیارتوں، دعاؤں وغیرہ کی طرح یہ کس طرح ذکر مصائب سے حسینی مشن کی ابلاغی قوت کا گوشہ پیدا کرتی ہے۔

(م.ر.عابد)